السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

جہری نمازاورتراویح میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے فورا بعد ہماراامام قرات شروع کردیتا ہے اورمیں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ اتنا سکتہ نہیں کرتا کہ سورہ فاتحہ کوپڑھاجاسکے اورحدیث میں ہے کہ (لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب) جب کہ ایک دوسری حدیث ''قراۃالامام قراۃلمن خلفہ'' توان دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مقتدی کےلئے سورہ فاتحہ کی قرات کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن نبی ﷺ کے ارشادگرامی:

(لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب)) (متفق علیہ))

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جوسورہ فاتحہ نہ پڑھے۔''

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کےلئے بھی سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے ،اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ''جی ہاں ''توآپؐ نے ارشادفرمایا:

((لاتفعلواالابفاتحۃالکتاب' فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا))

(مسنداحمد'سنن ابی داود' وصحیح ابن حبان باسنادحسن)

''سورہ فاتحہ کے سوااورکچھ نہ پڑھوکیونکہ جوشخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتااس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (ابوداوودودیگر محدثین باسنادحسن)

اگرامام جہری نمازمیں سکتہ نہ بھی کرے توپھر بھی مقتدی کوہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے ،جب امام قرات کررہاہواورپھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہوجائے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہوجائے۔ اگر مقتدی بھول جائے یاوہ جاہل ہواوراسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہوتواس سے فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہوجائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہوجاتا ہے جوامام کے ساتھ آکررکوع کی حالت میں ملے توعلماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہوجائے گی ،اکثراہل علم کا یہی قول ہے کیونکہ حضرت ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ جب مسجد میں آئے تونبی کریم ﷺ رکوع فرمارہے تھے توانہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع شروع کردیااورپھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہوگئے توآنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیر نے کے بعد فرمایا'' اللہ تعالی تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ اس طرح نہ کرنا۔ ''لیکن آپؐ نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (صحیح بخاری/فتاوی اسلامیہ میں سماحۃالشیخ ابن باز حفظہ اللہ تعالی کے اس فتوی کے آخرمیں یہ الفاظ بھی ہیں کہ من کان لہ امام فقراءۃالامام لہ قراءۃ جس کا امام ہوتواس کی قرات ہوگی ،ضعیف اورناقابل استدلال ہے ،اگریہ صحیح بھی ہوتو یہ عام ہے اورسورہ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا/واللہ ولی التوفیق،ملاحظہ فرمائیے فتاوی اسلامیہ ،ج اص ۲۶۰،جمع وترتیب محمد بن عبدالعزیزالمسند،دارالوطنی الریاض ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء/مترجم)

فتاویٰ ابن باز